جلد ۵۲/۱۷ ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ۱۳ فروری ۱۹۶۳ء نمبر ۳۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی چند دعائیں جو آپ التزاماً ہر روز مانگا کرتے تھے

"جس طرح اور جس قدر (بچوں کو) سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعائیں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خادم بنیں۔

چہارم:۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم:۔ اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء)

مجاہدین تحریک جدید کیلئے ایک سہولت

آخری دن بھی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کا موقعہ بہم پہنچا دیا گیا

بعض مجاہدین ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے کے لئے آخری ایام میں اپنے چندہ کی ادائیگی فرما سکتے ہیں لیکن انہیں یہ خدشہ ہوتا ہے کہ نہ معلوم ان کا نام شامل فہرست ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ چندہ مقامی طور پر ادا فرما کر ایک خط براہِ راست دفتر ہذا کو تحریر فرما دیا کریں، اور اگر خط بروقت نہ پہنچ سکے تو تار کے ذریعہ اطلاع بھجوا دی جائے۔ دفتر ہذا انشاء اللہ ۲۴ فروری کی دوپہر تک منتظر رہے گا۔

(وکیل المال اوّل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت کمزور ہے نیند آور دوائی لینے سے ہی نیند آتی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

ربوہ ۱۲ فروری۔ مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب کے بعد کل مورخہ ۱۶ رمضان المبارک سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مسجد مبارک میں سورہ طٰہٰ سے قرآن مجید کا درس شروع کر دیا ہے آپ سورہ سجدہ کے آخر تک درس دیں گے اور آپ کا درس ۲۰ رمضان المبارک تک جاری رہے گا مسجد مبارک میں درس روزانہ نماز ظہر کے بعد ۱½ بجے شروع ہو کر ۴ بجے سہ پہر تک جاری رہتا ہے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

دوستوں کیلئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اس حسن ظنی کی وجہ سے جو جماعت کے مخلصین کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے کئی دوست اس عاجز عاصی کو دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں اور طبعاً یہ سلسلہ رمضان کے مہینہ میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ میرا طریق ہے کہ مختصر سی دعا تو دوستوں کی طرف سے خط موصول ہوتے ہی کر دیتا ہوں اور اس کے بعد جب مزید دعا کا موقعہ ملتا ہے تو دعا کرتا ہوں۔ لیکن کچھ عرصہ سے میری طبیعت اتنی علیل اور کمزور ہو چکی ہے کہ دعا کے لئے جس توجہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ آج کل نسبتاً کم میسر آتی ہے اور حافظہ بھی بہت کمزور ہو چکا ہے گو عمومی دعائیں بہرحال جاری رہتی ہیں اندریں حالات میں جماعت کے بزرگوں اور اپنے مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرمائیں کہ جو دوست مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے نیک مقاصد میں کامیابی کا رستہ کھولے۔ ان کی مشکلات دور فرمائے اور انہیں دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ نیز اس عاجز کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور مجھے اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور میرا انجام بخیر ہو۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۲/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ـــــ ماہنامہ انصار اللہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" جن احباب کے زیر نظر رہا ہے وہ جانتے ہیں کہ ماہنامہ بہت بلند پایہ رسالہ ہے۔ جو اپنے نفس کی تربیت کے لئے اہل و عیال کی تربیت کے لئے، احباب جماعت کی تربیت کے لئے اور غیر از جماعت دوستوں کی تربیت کے لئے یکساں طور پر بے حد مفید ہے۔ اس میں بلند پایہ تربیتی اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ رسالہ کو بے حد محنت سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ کاغذ کتابت اور طباعت خدا کے فضل سے بہت عمدہ ہوتی ہے۔ ان تمام اوصاف کے باوجود اس کا سالانہ چندہ صرف چھ روپیہ ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ نہ صرف وہ خود اس کی خریداری کثرت سے قبول فرمادیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی پُرزور تحریک فرمادیں کہ وہ بھی اس کی خریداری قبول فرمادیں۔ ماہنامہ "انصار اللہ" کو خود کفیل بنانے کے لئے ازراہ کرم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمادیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ارشاد ہے:۔

"انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں کریں اور اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں"۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

ٹیڈی ازم اور نوجوان طلباء اور طالبات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے گذشتہ سال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو افتتاحیہ مقالہ پڑھا تھا۔ اس میں علاوہ دیگر امور کے بعض مذموم رسوم کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ اس ضمن میں ٹیڈی ازم کا ذکر بھی کیا گیا تھا کہ ہماری جماعت کے نوجوان طلباء اور طالبات کو اس سے بچکر رہنا چاہیئے۔ ٹیڈی ازم کی رسم اور طریق نہایت مذموم ہے اور اس سے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس کے متعلق میں ایک خطبہ جمعہ بھی دے چکا ہوں۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ ہر جگہ اپنی تنظیم کو مضبوط کریں اور ہر پرانی یا نئی پیدا ہونے والی رسوم کا قلع قمع کرتے رہیں۔ نوجوان طلباء اور طالبات ہمارے خاص مخاطب ہیں اگر اللہ تعالے نے انہیں احمدیت کی نعمت سے مالا مال کیا ہے تو ان کو چاہیئے کہ اسلامی ماحول پیدا کریں اور ہر قسم کے لغویات سے اجتناب کریں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم کہ جو شخص کسی قوم سے تشبہ اختیار کرتا ہے۔ تو اس کا شمار ان میں سے ہوتا ہے۔ تشبہ کے یہی معنے ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لیا جائے۔ اللہ تعالے ہمارے نوجوانوں میں دینداری کی صحیح روح پیدا کرے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہفتہ وصیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کی تعمیل میں مجلس کارپرداز نے امسال "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۵ لغایت ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء کے ایام مقرر کئے ہیں۔ مقامی عہدہ داران بالخصوص سیکرٹری صاحبان وصایا نوٹ فرما لیں اور پہلے سالوں کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں منظم طور پر تحریک وصیت شروع کردیں اور مقررہ ایام میں خاص طور پر زور دیں۔ تاکہ اشاعت اسلام و اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے انصار کی تعداد میں اس سال اور بھی اضافہ ہوجائے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ولادت } مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ مقیم لائل پور کو اللہ تعالے نے مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۳ء بروز بدھ چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے نومولود کو عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(عباد اللہ گیانی ـــ ربوہ)

ملک عبد الرحمٰن صاحب کی وفات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

آج (۸-۲-۶۳) نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں کئے گئے اعلانوں میں سے ایک یہ اعلان بھی سنا کہ فلاں صاحب وفات پاگئے ہیں ان کا جنازہ بعد نماز عصر پڑھایا جائے گا۔ میں نے سماعت کی کمی کی وجہ سے یا دور محبت کی وجہ۔ ملک عبد الرحمٰن کا نام سنکر بھی یقین نہ کیا کہ یہ وہی ملک عبد الرحمان ہیں۔ جو بڑے شوق و التزام کے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور آج سے ایک سال قبل تک مجھ سے اکثر دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ اور مجھ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات میں سے ایک کپڑے کا چھوٹا ٹکڑا حاصل کر چکے تھے وہ مجھ سے تو دعائیں لیتے رہے۔ مگر خود بھی بہت دعا گو تھے۔ مرحوم نے حقیقی محبوب سے ایسی لو لگالی تھی کہ اس بے وفا گھر سے چھٹکارا حاصل کر کے محبوب حقیقی کے پاس ہی پہنچ گئے اور ہم سے رخصت ہوگئے اور ہمیں غم کھانے کے لئے پیچھے چھوڑ گئے۔ ہم کہتے ہیں تم خوش رہو تم اپنے رب سے راضی ہو ہم نے تو تمہارے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ ہمیں امید ہے ہمارا رب ہمیں بھی ضائع نہیں کریگا اللہ تعالے تمہیں بلند درجات عطا کرے اور ہم عاجزوں کو بھی نظر رحمت سے بخشدے

(خان حشمت خان ۸-۲-۶۳)

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ حمیدہ سلمہا بیگم اخی المحترم جناب ڈاکٹر عبد المجید صاحب چیف میڈیکل آفیسر۔ ریلویز۔ مشرقی پاکستان بیمار ہیں۔ ان کی چھاتی پر ایک گلٹی نکلی جس کا ڈھاکہ میں اپریشن ہوا۔ گلٹی کے معائنہ سے علامات کینسر نمودار ہوئیں انہیں کراچی لایا گیا اور دیبال پہ ایک اور اپریشن ہوا۔ جس سے ان کی دائیں جانب بغلوں کے نیچے سے لے کر چھاتی کا کچھ حصہ کاٹا گیا۔ یہ زخم اب مندمل ہوچکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن خدشہ ہوتا ہے کہ یہ مرض کہیں پھر پھوٹ نہ پڑے۔ اس لئے نہایت ہی عاجزانہ صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان۔ دوسرے سب احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے تا جہاں دوا ہو رہی ہے وہاں یہ دعائیں اللہ تبارک و تعالے جلشانہ کے حضور شفاء کاملہ و عاجلہ کا موجب ہوں۔

(خاکسار خادم سلسلہ میاں محمد یوسف ماڈل ٹاؤن لاہور)

تعلیم الاسلام ڈگری کالج کے نئے احاطہ میں ٹیوب ویل کا افتتاح

آٹھ فروری ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۸۲ھ شام پانچ بجے درس القرآن سے واپس آکر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام ڈگری کالج کے نئے احاطہ میں نصب شدہ ٹیوب ویل (لقمان ٹیوب ویل) کا بجلی کا سوئچ آن کرکے افتتاح فرمایا۔ نئے احاطہ میں سڑکیں پختہ کی جارہی ہیں روشیں اور خیابان تیار کئے جارہے ہیں نئی بلڈنگوں کے لئے نقشہ کے مطابق نشانات لگادئے گئے ہیں۔ نیز بجلی کے کھمبے بھی لگ چکے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالے تعمیر کالج کو ہر طرح کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(نامہ نگار)

مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے

اس سال قیادت تربیت کے پروگرام میں یہ امر بھی شامل ہے کہ تمام ضلعی اور علاقائی مجالس میں تربیتی اجتماعات منعقد کروائے جائیں اس لئے تمام مجالس کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ اس قسم کے اجتماعات منعقد کروانے کا اہتمام فرمادیں اور مرکز کو موزوں تاریخوں سے مطلع فرمادیں تاکہ مرکز کی طرف سے پروگرام مرتب کیا جاسکے۔

(ابو العطاء جالندھری ـ قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

قسط نمبر ۵

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات آپ کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ آپ کی وفات سے قریباً ۳۵ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی عمر سے متعلق یہ خبر دی۔

ثمانین حولا او قریباً
من ذالک او تزید علیہ
سنین وتریٰ نسلاً بعیداً

یعنی تیری عمر اسّی ۸۰ برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھے گا۔

اس الہام کی تشریح میں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"جو الفاظ وحی کے عمر کے متعلق وہ چوہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔"

اور آپ کی عمر آپ کے شدید مخالف مولوی ثناء اللہ کے نزدیک بھی پچھتر سال ہوئی۔ (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء)

اسی طرح آپ کی وفات سے قریباً ۲۰ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ سے انی متوفیک و رافعک الیّ کا وعدہ فرمایا جس میں یہ اشارہ تھا کہ تیری وفات بھی مسیح علیہ السلام کی وفات کی طرح قابل اعتراض اور مشتبہ بنائی جائیگی۔ لیکن میں تجھے طبعی وفات دوں گا۔ اور تیری روح کو اپنے پاس اٹھاؤنگا تیری وفات ایسی حالت میں ہوگی کہ تو میرا مقرب ہوگا۔

اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی کتاب الوصیۃ شائع کی۔ جس میں تحریر فرمایا کہ۔ "خدائے عزوجل نے متواتر اپنی وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔"

اور اس میں منجملہ اور الہامات کے یہ الہام بھی درج ہے فرمایا:۔

قرب اجلک المقدر
ولا نبقی لک من المخزیات
ذکرا۔

یعنی تیری اجل مقدر آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔

یہ الہام بھی درحقیقت الہام انّی متوفیک و رافعک الیّ کی تشریح ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی وفات پر شبہات وارد کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان تمام شبہات کو جن سے یہ ظاہر کیا جائیگا کہ آپ کی وفات مقربانِ بارگاہِ الٰہی کی وفات جیسی نہیں ہے دور کر دے گا۔

اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء میں آپ کی یہ رؤیا شائع ہوئی تھی کہ ایک کوری ٹنڈ میں آپ کو کچھ پانی دیا گیا جو صرف دو تین گھونٹ ہے لیکن بہت مصفّا اور مقطّر پانی ہے اس کے ساتھ الہام ہوا "آب زندگی"۔

مخالفین کی پیشگوئیاں

اب میں ان شبہات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو آپ کی وفات کو قابل اعتراض اور مشتبہ بنانے والے تھے۔

ڈاکٹر والحکیم کی پیشگوئی الوصیت کی اشاعت کے بعد جو دسمبر ۱۹۰۵ء میں ہوئی ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو آپ کے ایک شدید مخالف ڈاکٹر عبد الحکیم نے آپ سے متعلق یہ پیشگوئی شائع کی۔

"صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" (کانا دجال)

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو زیر عنوان "خدا سچے کا حامی ہو" ایک اشتہار دیا۔ جس میں تحریر فرمایا:۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ۔۔۔۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔"

اور یہ الہامی دعا لکھی۔

"ربّ فرق بین صادق وکاذب"

اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں امتیاز کر دے۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبد الحکیم نے اپنی اس پیشگوئی کو ان الفاظ میں تبدیل کر دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوتی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔"

(اعلان الحق صفحہ ۷)

اور اس پیشگوئی کی میعاد ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء کو ختم ہوتی تھی۔

۲۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی دعائے مباہلہ تھی کہ اللہ تعالےٰ جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے جو آپ نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو لکھی تھی۔

۳۔ تیسری طرف ابو حمید گھٹلوی مدرس چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے ان الفاظ میں پیشگوئی کی تھی جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالہ مرقع قادیانی بابت ماہ نومبر ۱۹۰۷ء میں شائع کیا تھا کہ

"بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء مجھ کو اللہ تعالےٰ نے بشارت دی کہ مرزا غلام احمد صاحب ۔۔۔۔ گیارہ ماہ کے بعد فی النار والسقر ہوگا۔"

اس "بعدیت" کے متعلق مولوی صاحب حاشیہ میں یہ نوٹ دیتے ہیں۔

"یہ بعدیت کیسی اور کہاں تک"

نیز یہ آیت لکھتے ہیں:۔

ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی گردن پر وبال ہوگا۔ اور اگر سچا ہے تو تم لوگوں کو ضرور مصیبت پہونچے گی۔"

۴۔ اسی طرح ہفت روزہ سواد اعظم لاہور کا ایڈیٹر لکھتا ہے:۔

"پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے آپ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ آپ وفات پا گئے اور پیر صاحب صحیح وسلامت رہے۔" ملخصاً

(سواد اعظم لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء)

خلاصہ ان پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بتا رہے تھے کہ آپ کی وفات بعنقریب ہے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی یہ تھی کہ آپ ۳۱ اگست اور پھر تبدیل شدہ پیشگوئی کے مطابق ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک وفات پا جائیں گے اور ابو حمید گھٹلوی کی پیشگوئی کا ماحصل یہ تھا کہ آپ یکم اگست ۱۹۰۸ء تک وفات نہیں پائیں گے۔ بلکہ اس کے بعد آپ کی وفات ہوگی۔ اور بقول ایڈیٹر سواد اعظم چونکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب سے آپ کا مباہلہ ہوا تھا۔ اس لئے آپ پیر صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوگئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا تھی کہ اللہ تعالےٰ سچے اور جھوٹے میں امتیاز کر دے تا لوگوں پر واضح ہو جائے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

ان پیشگوئیوں کے پیش نظر مئی ۱۹۰۸ء میں پوزیشن یہ تھی کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک وفات پا جائیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی سچی ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی تحریر سے مولوی ثناء اللہ صاحب اتفاق کر لیتے اور آپ اس کی زندگی میں وفات پا جاتے تو مولوی ثناء اللہ صاحب صادق ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر آپ ۲ اگست ۱۹۰۸ء کے بعد کسی وقت وفات پاتے ہیں۔ تو ابو حمید گھٹلوی کی پیشگوئی سچی ہو جاتی ہے اور اگر آپ لمبی عمر پاتے ہیں تو اس سے آپ کے الہامات جو آپ کی قرب وفات کی خبر دیتے تھے غلط ثابت ہوتے ہیں۔

مگر اللہ تعالےٰ نے سچے اور جھوٹوں میں امتیاز کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کی قسموں اور دعاوی پر تصرف کر کے ان کی خیطی الہامات کو ان کے اپنے قلم سے باطل ثابت کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وحی کے مطابق وفات دی جو خود اس نے اپنے بندے پر نازل کی تھی۔

ڈاکٹر عبدالحکیم نے اپنی چودہ ماہ والی پیشگوئی کو پھر تبدیل کر دیا۔ چنانچہ آپ نے مکتوب مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء میں جو پیسہ اخبار ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء اور اہلحدیث ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ جدیدہ الہامات کے زیر عنوان پہلا الہام یہ لکھا کہ

"مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ سمہ کو مرض
مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا"۔

اور اسی پیشگوئی کے ذکر کے ضمن میں بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء صے کالم ۲ پر یعنی آپ کی وفات سے دو روز پہلے یہ بیان شائع ہوا۔

"عرب صاحب عبدالحی نے عرض
کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔
عبدالحکیم نے آپ کے متعلق یہ
پیشگوئی کی ہے کہ آنے والی
۲۱ ساون کو آپ کی وفات
ہو جائے گی۔ لیکن پٹیالہ کے لوگ
خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا
آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔
کل یحمل علی شاکلتہ
اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راستباز
کون ہے"۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بروز ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء وفات دے کر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا اور حضرت اقدس کی وفات پر ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے بھی ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی پر یہی اعتراض کیا جس کا ذکر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث میں بایں الفاظ کیا۔

"ہم عدا لگتی کہنے سے رک نہیں
سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر
بس کرتے یعنی ۱۴ ماہ والی پیشگوئی
کر کے مرزا کی موت کی تاریخ
مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے
کیا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو
معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے
۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ
پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے
اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ
"۲۱ ساون کو" کی بجائے "۲۱
ساون تک" ہوتا تو خوب ہوتا"۔
(اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۰۸ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کی تحریر میں جو طریق فیصلہ یعنی جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے لکھا گیا تھا۔ اسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہ کیا بلکہ لکھا کہ کوئی دانا اس کو منظور نہیں کر سکتا اور یہ کہ مسیلمہ کذاب زندہ رہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود سچا ہونے کے اس سے پہلے وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وفات دیکر اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسیلمہ کی طرح زندہ رکھ کر اُن کا کاذب ہونا بھی ظاہر کر دیا۔

اسی طرح ابو حمید گمٹالوی کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی کہ آپ ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء کے بعد وفات پائیں گے کیونکہ آپ نے اس سے قبل ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پائی۔

اور ایڈیٹر سواد اعظم کا یہ ادعاء کرنا کہ ۱۹۰۸ء میں اہل سنت والجماعت کے مقتدر پیشوا پیر جماعت علی شاہ نے آپ کو مباہلہ کا چیلنج کیا تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ آپ وفات پا گئے اور پیر صاحب زندہ رہے۔ (دیکھو ہفت روزہ سواد اعظم ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء)

یہ ایک سراسر افترا ہے جس کا کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں اور نہ کبھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ حضرت اقدس سے پیر جماعت علی شاہ نے کبھی مباہلہ کیا تھا۔ بلکہ یہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ پیر صاحب نے کبھی مباہلہ کا چیلنج بھی دیا تھا۔ یا آپ کے چیلنج پر مباہلہ کی آمادگی کا اظہار بھی کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب فضل ہے کہ ان تمام لوگوں کا جنہوں نے آپ کی وفات کو قابل اعتراض بنایا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا۔

اور آپ کی وفات ان الہامات کے مطابق ہوئی جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اور ان کے علاوہ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا

"موت قریب ہے ان اللہ
یحمل کل حمل" یعنی
اللہ تعالیٰ آپ کا ہر ایک بوجھ
اٹھائے گا۔

اور ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
یعنی خوش ہو کہ تیرے وصال
کا وقت قریب ہے۔

اور لاہور میں جہاں آپ نے وفات پائی ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کو یہ الہام ہوا

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار یعنی
اس ناپائیدار عمر پر بھروسہ
مت کرو۔

اور وفات سے چھ روز پہلے ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا۔

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب
یعنی اب کوچ کا وقت قریب آگیا
ہے۔ ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے۔
اور موت قریب ہے۔

اور اس سے قبل لاہور میں ہی ۲ مئی ۱۹۰۸ء کو تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

"ہم نے زبانی بھی لوگوں کو سنایا
ہے اور تحریری طور پر بھی اس
کام کو پورا کر دیا ہے"۔

اور فرمایا۔

"معقولی رنگ میں اور منقولی
طور سے اب ہم اپنا کام ختم
کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں
رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو"۔
(الحکم ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء)

پس آپ تبلیغی ذمہ داری کو پوری طرح ادا کر کے اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح جن کی زبان مبارک پر وفات کے وقت "الرفیق الاعلیٰ" کے الفاظ جاری تھے۔

"اے میرے پیارے اللہ۔ اے
میرے پیارے اللہ"

بڑی محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اپنے ازلی و ابدی محبوب حقیقی سے جا ملے۔ پس آپ کی وفات اللہ تعالیٰ کی اس وحی کے عین مطابق ہوئی جو آپ پر مختلف اوقات میں نازل ہوئی تھی اور یہ آپ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اگر کوئی سوچنے والا ہو۔

جہاد اور انگریزی حکومت

پھر ایک غلط فہمی مسئلہ جہاد کے متعلق پھیلائی جاتی ہے۔ مثلاً مولوی خلیل الرحمان دیوبندی خطیب جامع مسجد جھنگ صدر نے ۱۶ صفحات کا ایک پمفلٹ زیر عنوان "مرزا غلام احمد قادیانی اور مسئلہ جہاد" شائع کیا ہے اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے عقیدہ جہاد سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔

پہلی غلط فہمی

"چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی
انگریز اور انگریزی حکومت
سے دنیاوی منافع حاصل کرتے
تھے۔ اس لئے انگریزوں کے
خلاف جہاد کو بھی ممنوع قرار
دیتے تھے۔ (صـ۱۲)

اور مشتاق احمد ہوتوی مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی اپنے ٹریکٹ "مرزا کا چہرہ اپنے آئینہ میں" کے صـ۱ میں لکھتے ہیں:۔

"کیوں نہ خیر خواہ ہوں۔ انگریز
کی طرف سے خود ساختہ نبی
تھے باقاعدہ تنخواہ ملتی تھی"۔

ممکن ہے کہ حضرات علماء جو دل میں انگریزوں سے جہاد فرض سمجھتے تھے مگر کرتے نہیں تھے وہ دنیوی منفعت کی خاطر ہی عدم جواز جہاد کے فتوے لکھتے تھے۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے بھی گذشتہ نوے سالہ میں انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف نہیں کیا۔ اور اس وقت اخبارات میں ان کے رازہائے سربستہ کا کچھ انکشاف ہو رہا ہے۔ مثلاً اخبار ہفت روزہ سواد اعظم لاہور نے بحوالہ مولوی شبیر احمد عثمانی بعض لوگوں کی روایت کی بناء پر لکھا ہے کہ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
(دیوبندی) کو چھ سو روپیہ ماہوار
حکومت انگریزی کی جانب سے
دئے جاتے تھے۔
(سواد اعظم مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۲ء
بحوالہ مکالمۃ الصدرین صـ۱۶)

اسی طرح اخبار طوفان نے بحوالہ مکالمۃ الصدرین صـ۸ لکھا ہے کہ

کلکتہ میں جمعیۃ العلمائے اسلام
حکومت کی مالی امداد اور اس کے
ایماء سے قائم ہوئی"۔

اور صـ۸ پر لکھا ہے کہ

"کہ مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی
تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی
جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد
کچھ روپیہ ملتا تھا"۔
(طوفان ۷ نومبر ۶۲ء)

اور مشہور یہی ہے کہ مجلس احرار نے جب مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں تمام مسلمانوں کی مخالفت کی اور حکومت انگریزی سے گٹھ جوڑ کیا تو وہ بغیر معاوضہ کے نہیں کیا تھا۔ مگر ہم تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ثابت کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا سلسلہ نے کبھی انگریزی حکومت کی جائز تعریف اور ان سے جہاد یعنی دینی اختلاف کی وجہ سے قتال کرنے سے منع کرنے کے بدلے میں کوئی دنیوی معاوضہ لیا ہو۔

(باقی)

درخواستِ دعا

میرے والدین اور چھوٹی ہمشیرہ بہت بیمار اور سخت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے اور پریشانی دور فرمائے۔ آمین

(بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل - لائل پوری

۴

دوسرے مغالطے کے الزام کا جواب

مصری صاحب نے اپنے تبصرہ میں میری طرف دوسرا مغالطہ یوں منسوب کیا ہے۔

"عبارتِ مندرجہ بالا میں دوسرا مغالطہ آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ کے مفہوم کے متعلق دیا گیا ہے اس کے متعلق یہ ظاہر کرنے کی سعی کی گئی ہے کہ اس میں بطور اصول اس حقیقت کا اظہار نہیں کیا گیا کہ رسول کے لئے ضروری ہے کہ اس نے رسالت کسی رسول کی پیروی سے حاصل نہ کی ہو۔"

(پیغام صلح ۱۷ اکتوبر ۶۲ء)

پھر مصری صاحب آگے لکھتے ہیں:۔

"حضور نے تو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناقل) اس آیت کو بطور اصول کے پیش کیا ہے اور اسی آیت سے نبوت کی اس تعریف کا استنباط کیا ہے جسے حضور نے اسلامی اصطلاح میں نبوت کی تعریف قرار دیا ہے حضور پر علماء کی تقلید کا الزام بالکل خلاف واقعہ ہے"

(پیغام صلح ۱۷۔ اکتوبر ۶۲ء)

پھر آگے چل کر بحوالہ "ازالہ اوہام" حضرت اقدس کا کلام یوں پیش کرتے ہیں:۔

"اللّٰہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے نبی کا مطیع اور تابع ہو۔"

الجواب:۔

واضح ہو کہ میں اپنی تقریر "حقیقت نبوت" میں اس مقام پر صرف یہ ثابت کر رہا تھا کہ امت محمدیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر نبی گذرے وہ نبی ہو کر کسی دوسرے نبی کے امتی نہیں کہلاتے تھے اسی سلسلہ میں میں نے یہ کہا تھا۔

"چنانچہ اسی حقیقت کی طرف قرآنی آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ (سورۃ نساء ۶۵) میں یہ اشارہ سمجھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا بجز اس کے کہ وہ اللّٰہ کے اذن سے مطاع ہو یعنی کوئی نبی کسی دوسرے نبی کا امتی بنا کر نہیں بھیجا۔"

لہٰذا مصری صاحب کا اعتراض مجھ پر بالکل ناواجب ہے کیونکہ میں جس بات کے لئے قرآنی ثبوت پیش کرنا چاہتا تھا وہ صرف یہ بات تھی کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے آنیوالے تمام نبی غیر امتی تھے مجھے اس جگہ نبوت کی تعریف بیان کرنا مقصود نہ تھا اور نہ کسی اصول کا استنباط مدنظر تھا بلکہ صرف ماضی کے واقعہ کا بیان کرنا مطلوب تھا اور یہ امر وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ کے لفظی ترجمہ سے بطور اشارۃ النص ثابت تھا میں نے جو ترجمہ اس آیت کا پیش کیا تھا اسے قواعد عربیہ کے لحاظ سے مصری صاحب غلط قرار نہیں دے سکتے تھے اور نہ یہ کہہ سکتے تھے کہ جو کچھ میں کہہ رہا تھا وہ اس آیت سے ثابت نہیں اس لئے انہوں نے راہ کاٹ کر اعتراض کی خاطر یہ راہ نکالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس آیت سے نبی اور رسول کی اصطلاحی تعریف مستنبط فرمائی ہے مگر قاضی محمد نذیر نے اس آیت سے یہ ظاہر کرنے کی سعی کی ہے کہ اس میں بطور اصول اس حقیقت کا اظہار نہیں کیا گیا کہ رسول کے لئے ضروری ہے کہ اس نے رسالت کسی رسول کی پیروی سے حاصل نہ کی ہو اور میرا ایسا نہ کرنا مصری صاحب کے نزدیک مغالطہ ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اسی جگہ انہوں نے مجھ پر یہ بہتان بھی باندھا ہے کہ:۔

"قاضی صاحب موصوف نے اس امر میں بھی حضرت مسیح موعود پر حَکَم بننے کی کوشش کی ہے۔"

جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنی نبوت سے مراد محض محدثیت لی تھی اس زمانہ میں ضرور اس آیت سے نبی کے لئے یہ شرط مستنبط فرمائی تھی کہ وہ امتی نہیں ہوتا اور محدث چونکہ امتی ہوتا ہے اس لئے وہ نبی نہیں ہوتا بلکہ اس میں صرف نبوتِ ناقصہ پائی جاتی ہے اس اُمت میں گذشتہ نبیوں کے بھیجا جانے کے متعلق جو استقراء پایا جاتا تھا اس سے آپ نے نبوت کی استقرائی تعریف غیر امتی ہونے کی شرط کے ساتھ استنباط فرمائی تھی اور امت محمدیہ کے علماء بھی نبیوں کی موجودگی قسمیں تشریعی اور غیر تشریعی مانتے تھے دونو قسموں کے نبیوں کو مستقل نبی ہی سمجھتے تھے اور غلطی سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصالتاً نزول نبی ہونے کے ساتھ ان کے امتی ہونے کی صورت میں تسلیم کرتے تھے کیونکہ خاتم النبیین کی اُمت سے ان کے ذہنوں میں یہ تشویش پیدا ہوتی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مستقل نبی ہوتے ہوئے آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد کیسے آسکتے ہیں چونکہ حدیثوں میں مسیح موعود کو "نبی اللّٰہ" بھی کہا گیا تھا اور "امامکم منکم" کہہ کر امتی بھی قرار دیا گیا تھا اس لئے ان حدیثوں کا مصداق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سمجھ کر وہ اپنے دل کو یوں تسلی دے لیتے تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے شک نبی تو ہوں گے مگر وہ ساتھ ہی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے امتی بھی ہوں گے ان کے بالمقابل شروع دعویٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ نظریہ قائم کرتے ہیں کہ میں جو مسیح موعود ہوں مجھے "امتی اور نبی" محدث کے معنوں میں کہا گیا ہے اور یہ نظریہ آپ نے نبی کی سابق استقرائی تعریف کو جامع تعریف ماننے کی صورت میں قائم کیا تھا اس لئے اپنے تئیں من وجہٍ نبی یا جزوی نبی کہتے تھے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نبوت میں اپنی پوری نسبت نہیں سمجھتے تھے چنانچہ اس زمانہ میں اپنے اس الہام کی جو آپ کو مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیتا تھا اسی استقرائی تعریف نبوت کے پیش نظر یوں تاویل کرتے تھے کہ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے لیکن بعد میں آپ پر خدا کی متواتر وحی نازل ہوئی جس نے آپ کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور اس وحی سے آپ یہ سمجھے کہ مجھے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے اس لئے اس وقت سے آپ نے اپنے الہامات میں وارد لفظ نبی کی یہ تاویل ترک فرما دی کہ میں محض محدث یا جزئی نبی یا ناقص نبی ہوں۔ بلکہ اس امر کا اعلان فرمایا کہ:۔

"خدا نے اِس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

(ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ پر اس تبدیلی کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ:۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

نیز صفحہ ۱۵۰ پر لکھا:۔

"میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں"

اور اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا:۔

"اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ فضیلت بر مسیح میں تبدیلی اس وجہ سے ہوئی ہے اور اسی وجہ سے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ بارش کی طرح وحی الٰہی سے آپ پر یہ منکشف ہو گیا کہ آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا ہے اور یہ کہ آپ نفس نبوت یا نبوت مطلقہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کم نہیں رکھے گئے اگر نفس نبوت میں وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے مساوی نہ سمجھے جائیں تو ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا دعویٰ باطل قرار پاتا ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی ان دنوں بہت بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (حکیم نور علی خان محلہ سول لائن لاہور)

۲۔ والد محترم صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب الوی فاضل لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب کمزوری بہت ہو گئی ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد عبد الرفیع پشاور چھاؤنی)

۳۔ بندہ کافی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اپنی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ملتمس دعا ہوں۔

خاکسار قادر بخش سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ تعالیٰ

از مکرم محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ

— ۱ —

جناب قاضی محمد یوسف صاحب قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود جماعت ہائے سابق صوبہ سرحد کے لئے عموماً اور جماعت احمدیہ مردان کے لئے مخصوصاً نعمت غیر مترقبہ تھا مرحوم اسلام اور احمدیت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے تمام زندگی تبلیغی جہاد میں گذاری احمدیت اور اسلام کی تائید میں ۱۰۸ کتابیں تحریر فرمائیں آپ کے ذریعہ سینکڑوں افراد داخل احمدیت ہوئے اور یہی افراد دیگر ہزاروں اشخاص کے لئے باعث رہنمائی ہوئے

ہر احمدی کی تکلیف اور درد کو اپنا درد اور تکلیف سمجھتے تھے اور جب تک کسی احمدی کی تکلیف رفع نہ ہوتی بلا ناغہ دریافت فرمایا کرتے تھے احمدیت کی ترقی کے لئے مجنونانہ تڑپ رکھتے تھے کسی کے ساتھ ذاتی عناد نہیں رکھتے تھے ہر فرد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے اور ہر احمدی کو یہی نصیحت فرماتے تھے مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک روشن دماغ اور ذوق دیا ہوا تھا اور خدا کے فضل اور احسان سے آخری دم تک ان کے حافظہ میں فرق نہیں آیا اور آخری دم تک بغیر عینک کے قرآن کریم بلا عینک پڑھا کرتے تھے مرحوم کافی عرصہ سے کمزور ہو چکے تھے لیکن جمعہ کے لئے بلا ناغہ وقت سے پہلے تشریف لایا کرتے تھے خاکسار کیم جنوری کو ان کے پاس ملاقات کے لئے معہ ایک زیر تبلیغ دوست کے حاضر ہوا مرحوم نے کافی دیر تک تبلیغ فرمائی اور آخر پر کہنے لگے کہ افسوس آپ کی جگہ بہت دور ہے ورنہ میں آپ کے پاس آتا خاکسار جب اکتوبر کے مہینہ میں بیمار ہوا اور بیماری نے طول پکڑا تو ایک دن فرمانے لگے میں تو آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں لیکن یاد رکھو مومن کبھی بھی موت سے نہیں ڈرتا اور موت یقیناً ایک دن آنے والی ہے اور ولا تموتن الا وانتم مسلمون کے مطابق مومن کو ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہیئے مرحوم کافی عرصہ سے اس آخری سفر کے لئے تیار معلوم ہوتے تھے حسب معمول ۱۴ر جنوری ۶۳ء بروز جمعۃ المبارک تقریباً ایک گھنٹہ پہلے جمعہ کے لئے مسجد احمدیہ بک گنج مردان میں تشریف لائے اور وضو کیا اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے دل پر حملہ ہوا ڈاکٹری امداد کارگر ثابت نہ ہوئی اور تقریباً پندرہ منٹ کے اندر اندر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت خوبصورت اور وجیہ اور باوقار شکل و شباہت کے مالک تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے پسماندگان اور ہم تمام کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(آدم خان نائب امیر جماعت احمدیہ مردان)

قاضی محمد یوسف صاحب سے میرا تعلق ایسے وقت میں ہوا جب کہ وہ اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو چکے تھے میں نے ان کو تبلیغ حق میں بڑا نڈر اور بے حد مخلص پایا۔ تقسیم پاکستان سے قبل پشاور کا واقعہ ہے کہ سمندر خان نامی ایک بدبخت انسان نے قاضی صاحب کے خلاف افتراء باندھا کہ انہوں نے نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اس افتراء کو پیغام صلح میں شائع کر دیا گیا باقی اخبارات نے بھی اس کی تشہیر کی گو حضرت قاضی صاحب نے اس کی تردید میں بیانات شائع کئے لیکن ایک شخص نے قصہ خوانی بازار میں قاضی صاحب پر پستول سے حملہ کر دیا خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ کارتوس مس ہو گیا اور قاضی صاحب نے حملہ آور کو موقعہ پر ہی پکڑ لیا معاملہ حکومت تک گیا اور وہ شخص قید ہوا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قاضی صاحب کی بریت کر دی۔

حضرت قاضی صاحب ہوتی میں رہتے تھے لیکن ان کو ہر جگہ احمدی جماعتوں میں مساجد بنوانے کی دھن لگی رہتی تھی ایبٹ آباد کی مسجد کی تعمیر میں ان ہی کی مساعی اور ہمت کا خاص دخل ہے۔ اکثر تبلیغی سفر کرتے رہتے تھے میں نے ان کے ساتھ ایک تبلیغی سفر کیا اور اس امر کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہر جگہ ان کی تائید و نصرت کے لئے غیر معمولی انتظام کر دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے آمین۔

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اطلاعات

بنک آفیسرز ٹریننگ سکیم:- بھرتی ایکس بیچ۔ پراسپکٹس ۳۷ پیسے کی ٹکٹیں بھیج کر تھرڈ سیکنڈ کلاس گریجوایٹ عمر ۱۸ر ۲ر ۶۳ کو ۲۰ تا ۲۵ درخواستیں ۲۸ر ۲ر ۱۸ تک مجوزہ فارم میں بنام مینجر سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور۔

بزنس کیریئر فار کالج گریجوایٹس:- دو سالہ پوسٹ گریجوایٹ کورس بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی یونیورسٹی امتحان داخلہ گورڈن کالج راولپنڈی ۱۲ر ۲ر ۶۳ اکنامکس ڈیپارٹمنٹ پشاور یونیورسٹی ۱۶ر ۲ر ۶۳
مضامین:- اکاؤنٹنگ۔ مارکیٹنگ۔ سٹیٹکس۔ فنانس۔ پرسانل مینجمنٹ۔ اکنامکس ایڈمنسٹریشن ریسرچ۔ (پ۔ٹ ۸ر ۲ر ۶۳)

(ناظر تعلیم ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۶۶ :- میں مسماۃ بشیر النساء زوجہ محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍۱۱؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر پانچ سو روپے بذمہ خاوند
۲۔ زیور۔ گلے کا ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد۔ کانوں کے ٹاپس ایک جوڑا۔ از زیور کا کل وزن ۱½ تولہ ہے اور موجودہ قیمت ۲۵۰/- روپے ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ میں اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد ادا کر دوں۔ میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ بشیر النساء اہلیہ محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش موصیہ ۵؍۱۱؍۶۲۔ گواہ شد خاوند موصیہ محمد سلیمان دہلوی درویش بقلم خود قادیان ۵؍۱۱؍۶۲۔ گواہ شد چوہدری فیض احمد گجراتی جنرل سیکرٹری لوکل انجمن قادیان بقلم خود ضلع گورداسپور پنجاب ۵؍۱۱؍۶۲۔

نمبر ۱۴۰۸۷ :- میں مسماۃ شاکرہ خاتون زوجہ مولوی عبد المجید صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع جگاڈیں ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیورات طلائی چار تولہ۔ زیورات نقرئی قریباً ۸ تولہ۔ مہر بذمہ محترم خاوند مولوی عبد المجید صاحب مبلغ ۹۰۰/- روپیہ۔ اور دو قطعہ زمین زرعی ساڑھے آٹھ بیگہ قیمتی اندازاً ۶۰۰/- روپے۔ جو ایک حصہ مہر کے عوض میں مجھے خاوند محترم نے میرے نام خرید دی ہے اس طرح میرا سارا مہر ڈیڑھ ہزار روپیہ تھا۔ لہٰذا میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ شاکرہ خاتون بقلم خود بمعرفت عبد المجید صاحب احمدی ۴۲/۴۷ قدم رسولکی جمشید پور ڈاکخانہ خاص براستہ ٹاٹا نگر۔

گواہ شد خاکسار عبد المجید بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ یوپی بہار اڑیسہ۔

نمبر ۱۳۲۷۵ :- میں افضل خاں ولد ذوالفقار خاں صاحب قوم لودی پیشہ پینٹر عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ہبلی ڈاکخانہ ہبلی ضلع دھارواڑ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴؍۳؍۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اسکی اطلاع بھی دیتا رہوں گا اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گا۔ اور میرے مرنے پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد افضل خاں احمدی کمہار گلی ہبلی ۴؍۳؍۶۲۔ گواہ شد ایچ ایم منڈا سگر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی ۴؍۳؍۶۲۔ پروپرائٹر کرناٹک اگربتی فیکٹری مالدار گلی ہبلی ضلع دھارواڑ۔ گواہ شد عبد الرزاق کنتور فورٹ ہبلی۔ ضلع دھارواڑ میسور ۴؍۳؍۶۲

نمبر ۱۳۳۱۳ :- میں مسمی محمد ناصر ولد مکرم محمد شفیع صاحب قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸؍ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ کچھ جائداد ورثہ کی ملے گی۔ جس کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ابھی تک بھائیوں میں اس کی تقسیم نہیں ہو سکی۔

میری دکان میں اس وقت قریباً پانچصد ۵۰۰/- کا سامان ہوگا۔ اور میری ماہوار آمد قریباً مبلغ چالیس روپیہ ہے۔ میں اپنے اس سامان دکان اور آمد اور مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد اور جائداد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی جائداد ثابت ہوگی اسکی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

العبد:۔ محمد ناصر بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد سعید انور کلرک دفتر امیر مقامی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۸؍۱۱؍۶۱
گواہ شد:۔ عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۱۰۶۵۰ المرقوم قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ قادیان ۸؍۱۱؍۶۱

بغداد اور بصرہ میں انقلابیوں اور کمیونسٹوں میں خونریز جھڑپیں

دریائے دجلہ کے دونوں جانب دست بدست جنگ جاری ہے

تل عنیف ۱۲ فروری۔ اسرائیلی ریڈیو نے کل اپنے ایک نشریہ میں عرب ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ بصرہ میں نئے صدر کرنل عبدالسلام کے حامیوں اور مخالفوں میں زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ کمیونسٹوں نے شہر کی جیل پر حملہ کر دیا ہے اور وہ فوجی دستوں سے دست بدست جنگ کر رہے ہیں

بغداد سے پہنچنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ کرنل عبدالسلام عارف کی زیر قیادت نئی حکومت نے بظاہر حالات پر قابو پا لیا ہے لیکن کل بھی بغداد میں گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ رائٹر نے بغداد سے خبر دی ہے کہ آج صبح شہر میں سٹین گنوں اور دستی دھموں سے فائرنگ ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر عارف اور حکومت کے باقی ارکان بغداد کے فوجی مرکز میں ہیں کرنل عارف ابھی تک بغداد میں دیکھے نہیں گئے ہیں۔ بغداد سے بیروت پہنچنے والے مسافروں نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم کو وزارت دفاع کی عمارت میں خود ان کے کمرہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

ایجنسی فرانس پریس نے بیروت سے خبر دی ہے کہ عراق اور بیرون عراق سے موصول ہونیوالی خبروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کرنل عبدالسلام عارف کی قیادت میں نئی حکومت ابھی تک صورت حال پر پوری طرح قابو نہیں پا سکی ہے مبصرین کے اس نظریہ کی بنیاد ان خبروں پر ہے کہ آج صبح چار فوجی افسروں کو گولی مار دی گئی اور اسرائیلی ریڈیو کے مطابق بصرہ میں لڑائی ہو رہی ہے علاوہ ازیں سفر کرنے اور مواصلات پر پابندی بھی جاری ہے اور نئی حکومت داخلی پالیسی کے سوال کے بارے میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے

ریڈیو بغداد کے علاوہ عراق سے خبریں صرف ان چند مسافروں کے ذریعہ ملی ہیں جو کل بیروت بغداد اور البصرہ پہنچے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ عراق کے دارالحکومت میں لڑائی اب بھی جاری ہے ریڈیو بغداد جنوبی عراق اور خاص طور پر بصرہ کی صورت حال کے بارے میں بالکل خاموش ہے۔ دریں اثنا غیر ملکی نامہ نگاروں کے عراق کے داخلہ پر اب بھی پابندی ہے عراق اور باقی دنیا کے درمیان ٹیلی فون اور تار کے مواصلات تا حال منقطع ہیں بغداد میں انقلاب کے بعد کوئی اخبار شائع نہیں ہوا۔

بغداد میں رائٹر کے نامہ نگار نے جو آج بیروت پہنچے بتایا ہے کہ عراق کے دارالحکومت میں لڑائی جاری ہے۔ نامہ نگار نے بتایا ہے کہ دریائے دجلہ کے دونوں طرف دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ بغداد میں انقلاب کے دوران نامہ نگار کی ایک ٹانگ گولی لگنے سے زخمی ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے بغداد کے ہوائی اڈے پر تین ٹینک اور سٹین گنوں سے مسلح پچاس فوجی دیکھے۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق بغداد ریڈیو نے آج ایک نشریہ میں بتایا کہ عراقی فوج کے جن چار افسروں کو آج گولی ماردی گئی ان میں دو کرنل اور دو میجر شامل ہیں۔ روس اور امریکہ نے بھی عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے بغداد میں روسی سفیر نے آج عراقی وزیر خارجہ کو اپنی حکومت کے فیصلے سے مطلع کر دیا۔ ریڈیو بغداد نے آج ایک نشریہ میں بتایا کہ آج صبح بغداد میں عراقی فوج کے چار ریٹائرڈ افسروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

بھارت مذاکرات کلکتہ میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کیلئے نئی تجاویز پیش کریگا

بھارتی وفد کی طرف سے واضح طرز عمل کی یقین دہانی

کراچی ۱۲ فروری۔ کشمیر کے بارے میں پاک بھارت وزارتی مذاکرات کا تیسرا دور کل کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گیا۔ دونوں وفود میں صرف اس بات پر اتفاق ہو سکا کہ کلکتہ میں ۹ مارچ تک مذاکرات کا چوتھا دور منعقد ہوگا باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے مذاکرات میں نئی تجاویز پر غور کیا جائیگا باور کیا جاتا ہے کہ پاکستان کشمیر کے بارے میں وزارتی مذاکرات کے چوتھے دور پر بھارت کی اس واضح یقین دہانی کے بعد آمادہ ہوا ہے کہ کلکتہ کے مذاکرات میں بھارت مسئلہ کے حل کے بارے میں واضح اور مثبت رویہ اختیار کرے گا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ کل مذاکرات میں ایک ایسا مرحلہ آگیا تھا۔ جب بات چیت ٹوٹنے کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔ پاکستان نے بھارت کے تاخیری حربوں سے تنگ آکر یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان مذاکرات کے سلسلے کو بے فائدہ طول دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ پاکستان کو پیشکش کی کہ پاکستان اگر استصواب رائے پر اصرار کے بجائے کشمیر کی تقسیم کا کوئی ایسا منصوبہ پیش کر دے جو بھارت کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہو تو بھارت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ پاکستان نے اتمام حجت کے طور پر بھارتی وفد کو تقسیم کشمیر کا ایک منصوبہ دے دیا ہے اور بھارتی وفد اس منصوبے کو اپنی حکومت کے سامنے غور وخوض کے لئے پیش کر دے گا اور کلکتہ کے مذاکرات میں اسی منصوبے کی بنیاد پر دونوں وفود کے درمیان بات چیت ہوگی۔ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے وزارتی مذاکرات کے تیسرے دور کے اختتام پر کل یہاں ایک مشترکہ اعلانیہ میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ ان مذاکرات کا چوتھا دور کلکتہ میں ۹ مارچ سے ۱۲ مارچ تک جاری رہے گا۔ بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے مذاکرات کے بعد دہلی روانگی کے موقع پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مذاکرات کے چوتھے دور کی ناکامی کی صورت میں معمولی رد و بدل کا امکان ہے۔

پاکستان نے عراق اور کویت کو تسلیم کر لیا

کراچی ۱۲ فروری۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے عراق کی نئی حکومت اور کویت کو تسلیم کر لیا ہے۔ جلد ہی کویت میں ایک قونصل جنرل مقرر کیا جائے گا۔

گیارہ افراد گنگا میں ڈوب گئے

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ کل یہاں دریائے گنگا میں ایک کشتی میں سفر کرتے ہوئے گیارہ افراد جن کی اکثریت عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی ڈوب کر ہلاک ہو گئے

محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا

ربوہ ۱۲ فروری۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بیماری کے عارضہ کی وجہ سے تاحال بیمار ہیں اور طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔

— آمین —

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۷ رمضان بروز منگل	—	۵-۵۳
۱۸ " " بدھ	۵-۳۲	۵-۵۴
۱۹ " " جمعرات	۵-۳۱	۵-۵۵

سائیکل کی تبدیلی

ایک عدد ہرکولیس سائیکل مورخہ ۱۱ فروری ۶۳ء کو نیون لائٹ جنرل سٹور کی دکان واقع گولبازار ربوہ سے کسی اور صاحب کی سائیکل سے تبدیل ہو گیا ہے۔ جن صاحب سے سائیکل تبدیل ہوا ہو۔ وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لا کر تبدیل شدہ سائیکل واپس کرنے کے بعد اپنا سائیکل حاصل کر لیں۔

محمد رشید رول نمبر ۲ بی اے (فائنل)
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵